قرآنِ مُبین

٦ (6)

آسان ترین، واضح اردو ترجمہ

از

ڈاکٹر محمد حسَن
بی۔اے آنرز، ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

www.drhasanrizvi.org

اِشاریہ پارہ نمبر ۶ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ظالم کی شکایت	۳۱۳	۱۴	وضو اور تیمم کا طریقہ	۳۳۲
۲	حقیقی کافر	۳۱۳ ۳۱۴	۱۵	بنی اسرائیل کے بارہ امام	۳۳۵
۳	خدا کو دیکھنے کا مطالبہ اور اس کا انجام	۳۱۴	۱۶	قرآن اور محمدؐ و آلِ محمدؐ	۳۳۸
۴	یہودیوں کے بڑے بڑے جرائم	۳۱۵	۱۷	بنی اسرائیل کا انکار جہاد اور اس کا انجام	۳۴۲
۵	عیسیٰؑ یقیناً قتل نہیں ہوئے	۳۱۷	۱۸	ہابیل و قابیل کا قصہ	۳۴۴
۶	یہودیوں کو سود اور حرام مال کھانے کی سزا	۳۱۸	۱۹	قصاص کا حکم	۳۵۴
۷	خدا کا بات کرنا	۳۲۰	۲۰	کفّار کو سرپرست نہ بناؤ	۳۵۹
۸	رسولوںؑ کے ذریعہ خدا کا اتمامِ حجت	۳۲۰	۲۱	حضرت علیؑ کی ولایت	۳۶۲
۹	کفر و ظلم کا انجام	۳۲۱	۲۲	خدا کے احکام کو قائم رکھنے کا فائدہ	۳۶۷
۱۰	دینی معاملات میں اعتدال کا حکم	۳۲۲	۲۳	غدیر خم کا واقعہ اور اس کی اہمیت	۳۶۷
۱۱	خدا کا بندہ ہونا عیب نہیں	۳۲۳	۲۴	قرآن کی وسعتِ نظر	۳۶۸
۱۲	قرآن اور اہلِ بیتؑ	۳۲۵	۲۵	مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کا تعارف	۳۷۱
۱۳	دین کی تکمیل اور حضرت علیؑ کی ولیعہدی	۳۲۹	۲۶	یہودیوں اور مشرکوں کی مسلمانوں سے دشمنی اور عیسائیوں کی مسلمانوں سے دوستی	۳۷۴

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾
اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ
يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ
وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾

اللہ اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کِسی کو کھلے بندوں بُرا بھلا کہے، سِوا اِس کے کہ اُس پر ظُلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ سب کچھ سُننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۱۴۸﴾ چاہے تم کِسی نیکی کو ظاہر کرو یا اُسے چُھپائے رکھو، یا کِسی بُرائی کو معاف کردو تو اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا اور بڑی قُدرت رکھنے والا ہے ﴿۱۴۹﴾

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوںؑ کا اِنکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوںؑ کے درمیان تفریق کریں (یعنی خدا اور رسولوںؑ کو الگ الگ سمجھتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ ہم کِسی پیغمبرؑ کو مانیں گے اور کِسی کو نہ مانیں گے، اور کُفر اور اِیمان کے درمیان کا راستہ نِکالنا

آیہ ۱۴۸ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا: اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کے خلاف حد سے [illegible] طلب کی جائے اور اسکو ذلیل کیا جائے۔ سوا اس شخص کے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ تو مظلوم کے لیے جائز ہے کہ ظالم کے خلاف بس اتنی ہی مدد مانگے جتنا دین خدا اس کے لیے جائز قرار دے [illegible] جتنا ظلم کیا ہے اتنی ہی مدد مانگے۔ اس سے بڑھ کر [illegible] تو خود ظالم بن جائے گا (تفسیر صافی - مجمع البیان)

(امام محمد باقر سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان رہے اور میزبان مہمان کی مہمان داری ٹھیک طرح سے نہ کرے تو مہمان کو حق ہے کہ میزبان کی بدسلوکی کا ذکر اپنی زبان پر لائے (تفسیر مجمع البیان و منہج [illegible]) [illegible] آیت سے [illegible] اسلام [illegible] دکھ [illegible] سے عدل [illegible] راز [illegible] ہے۔ اسلام [illegible] خدا نے مظلوم کو سب کچھ سننے والا [illegible] ظالم کے خلاف [illegible] قدرت رکھنے والا [illegible] ظالم کو [illegible] (تفاسیر)

www.drhasanrizvi.org

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ
عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٥١﴾
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ
مِّنْهُمْ أُولَٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾
يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ
السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰٓ أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوٓا

چاہتے ہیں ﴿١٥٠﴾ تو یہی لوگ حقیقت میں پکّے کافر
ہیں۔ اور ایسے کافروں کے لئے ہم نے ایسی سزا
تیّار کر رکھی ہے جو بڑی ہی ذلیل کرنے والی ہے ﴿١٥١﴾
(بخلاف اِس کے) جن لوگوں نے اللہ اور اُس
کے تمام رسولوںؑ کو مانا، اور اُن میں سے کسی
ایک کے درمیان بھی کوئی فرق نہ کیا، تو یہی لوگ
وہ ہوں گے کہ خدا ضرور اُن کو اُن کا اَجر عطا
کرے گا، اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا
اور بڑا رحم کرنے والا ﴿١٥٢﴾

ع ١١ / ٢١

اہلِ کتاب آپؐ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ
آپؐ آسمان سے کوئی لکھی لکھائی کتاب اُن پر
اُتار دیں، تو یہ لوگ اِس سے پہلے حضرت موسیٰؑ سے
اِس سے بھی کہیں بڑے بڑے مطالبے کرچکے ہیں۔

www.drhasanrizvi.org

أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا
عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي
السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

اُن سے تو اِنھوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ "ہمیں اللہ کو کھُلّم کھُلّا دِکھا دیجئے۔" تو اُن کو اِسی ظُلم اور زیادتی کی وجہ سے بجلی کی کڑک نے آن پکڑا۔ پھر ایسی کھُلی کھُلی خدا کی نشانیاں دیکھ لینے کے بعد بھی، اُنھوں نے بچھڑے کو اپنا معبُود بنا لیا۔ لیکن ہم نے اِس کو بھی معاف کر دیا۔ اور موسیٰؑ کو کھُلی ہوئی دلیلوں کے ذریعہ غلبہ عطا کیا ﴿۱۵۳﴾

اور ہم نے کوہِ طور کو اُٹھا کر اُن سے (اپنی اِطاعت کا) عہد لیا۔ اور ہم نے اُن کو حُکم دیا کہ وہ (شہر) کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں۔ اور ہم نے اُن سے یہ بھی کہا کہ وہ ہفتہ کے دِن والا قانون نہ توڑیں۔ اور ہم نے (اِن سب باتوں کا) اُن سے بہت ہی مضبوط عہد لیا تھا ﴿۱۵۴﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ
اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾
وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾
وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

آخرکار اُن کے اَپنے کئے ہوئے عہد کو توڑنے کے سبب اور خدا کی نشانیوں کو جھٹلانے، پیغمبروںؑ کو ناحق قتل کرنے اور اُس پر یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دِلوں پر تو غلاف چڑھے ہوئے ہیں، بلکہ (حقیقت تو یہ ہے کہ) خدا نے اُن کے اِسی کُفر کے سبب اُن کے دِلوں پر مُہر لگا دی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہت ہی کم اِیمان لاتے ہیں ﴿۱۵۵﴾

اور (یہ مُہر) اُن کے کُفرو اِنکار کی وجہ سے اور اُن کے مریمؑ پر بڑے بڑے جھُوٹے اِلزام لگانے کی وجہ سے (لگائی گئی ہے)ؔ ﴿۱۵۶﴾

اور اُن کا (طنزاً) یہ کہنا کہ ہم نے خدا کے رسول، مسیح، عیسیٰ ابنِ مریمؑ کو قتل کر دیا۔ حالانکہ اُنھوں نے نہ تو اُن کو قتل ہی کیا اور نہ سُولی پر

[illegible]

[illegible] (تفسیر صافی)

www.drhasanrizvi.org

ہی چڑھایا۔ بلکہ اُن کو شُبہ میں ڈال دیا گیا۔
اور جنھوں نے بھی اِس بات میں اِختلاف کیا
ہے وہ دراصل شک میں مُبتلا ہیں۔ اُن کے پاس
اِس بات کا کوئی عِلم ہے ہی نہیں سِوا اِس کے
کہ وہ اَپنے وہم و گمان کی پَیروی کر رہے ہیں۔
وہ یقیناً مسیحؑ کو قتل نہیں کر پائے (۱۵۷) بلکہ خدا
نے اُنھیں اَپنی طرف اُٹھا لیا۔ اور اللہ تو زبردست
طاقت رکھنے والا اور ٹھیک ٹھیک کام کرنے
والا ہے (۱۵۸) اور اہلِ کتاب میں کوئی بھی اَیسا نہیں
کہ جو مسیحؑ کے مَرنے سے پہلے اُن پر ضرور ایمان
نہ لے آئے گا۔ اور قیامت کے دن مسیحؑ اُن سَب
کے خلاف گواہی دیں گے (۱۵۹) تو یہودیوں کے
اِسی بڑے ظالمانہ رویّہ، اور بہت سے لوگوں کو

لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا
لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ
يَقِيْنًا ۙ (۱۵۷)
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۱۵۸)
وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ (۱۵۹)

۱۵۷ [illegible]
۱۵۸ [illegible]
۱۵۹ [illegible]

(تفسیر صافی - تفسیر قمی - موضح القرآن - بحار شریف) ... سے مسلمین یہ سمجھے تھے
کہ کوئی اہل کتاب ... اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان نہ لائے - امام محمد باقر نے فرمایا کہ
کی ضمیر اہل کتاب کی طرف نہیں پھرتی بلکہ حضرت عیسیٰ کی طرف پھرتی ہے - یعنی حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے تمام

www.drhasanrizvi.org

اہل کتاب عیسیٰ کو ہی مان لیں گے (تفسیر [illegible])

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ
اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ
عَذَابًا اَلِـيْمًا ﴿۱۶۱﴾
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ
الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

بکثرت اللہ کے راستے سے روکنے کے سبب ہم نے
بہت سی وہ پاک چیزیں جو اُن کے لیے پہلے حلال
تھیں، اُن پر حرام کر دیں ﴿۱۶۰﴾ اور اُن کے اللہ
کے راستے سے روکنے کی وجہ سے، اور اُن کے سُود
لینے کی وجہ سے جس کے لینے سے اُن کو روکا گیا
تھا، اور لوگوں کے مال کو ناجائز طریقوں سے
کھا جانے کے سبب، ہم نے اُن مُنکرینِ حق کے
لئے بہت ہی تکلیف دینے والی سزا تیار کر
رکھی ہے ﴿۱۶۱﴾ البتہ اُن یہودیوں میں جو لوگ علم
میں پُختہ یا مضبوط ہیں اور ایماندار بھی ہیں، وہ
اُس کتاب کو بھی مانتے ہیں جو آپؐ پر اُتری ہے
اور اُس کو بھی مانتے ہیں جو آپؐ سے پہلے اُتری
ہے۔ اور وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو پابندی سے

۱۶۰ — محققین نے تسلیم کیا ہے کہ یہ یہودی مسلمان ہو جائیں اور اپنی اصلاح کر لیں اگر [illegible] (تفصیل [illegible]) یہود اور [illegible] دنیا میں سزا [illegible] بہت سخت [illegible] (موضح القرآن)

۱۶۱ — توراۃ میں [illegible] اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی کو جو محتاج ہے کچھ قرض دے تو اس کے ساتھ بیاجیوں کی طرح سلوک مت کر اور سود مت لے (خروج ۲۲ : ۲۵) اس کے باوجود [illegible] دنیا کی سب سے بڑی سود خوار قوم یہود [illegible]

مفسرین نے [illegible] سزا [illegible] قوم [illegible] سزا [illegible] تمام [illegible] سزا [illegible] (تفسیر ماجدی)

www.drhasanrizvi.org

ادا کرتے ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ہم اُن کو بہت ہی بڑا اجر و ثواب ضرور عطا کریں گے (۱۶۲)

بلا شُبہ ہم نے آپ کی طرف اُسی طرح وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوحؑ اور اُن کے بعد کے پیغمبروںؑ کی طرف وحی بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، اولادِ یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سُلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی۔ اور ہم نے داؤدؑ کو توزبور عطا کی (۱۶۳)

(غرض) ہم نے اُن (دوسرے) پیغمبروںؑ پر بھی وحی نازل کی جن کا ذکر ہم تمؐ سے اِس سے پہلے کر چکے ہیں، اور اُن پیغمبروںؑ پر بھی (وحی بھیجی) جن کا ذکر ہم نے تمؐ سے نہیں کیا۔ اور

ع ۲۲ / ۲

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا (۱۶۲)
اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ
يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (۱۶۳)
وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ

حاشیہ ۱۶۲ / ثابت ہوا کہ رسوخ فی العلم ہی شک عقیدہ اور ایمان کے لوگ ظاہر کرتے ہیں جو لوگ صاف ہے ذکر کر کے حقیقت کو پہچان لیتے ہیں۔ یہودیوں کے ایسے ہی لوگ علم میں پختہ (راسخون فی العلم) ہیں جو اسلام کی سچائی کو قبول کر لیتے ہیں۔ (فصل الخطاب)

۱۶۳ / امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کچھ انبیاء کرامؑ ایسے بھی گزرے جو چھپے رہے اور ان کے نام بھی مخفی رکھے۔ اس لیے ذکر نہ فرمایا۔ کچھ رسولوںؑ کا قصہ تو ہم نے آپ کے سامنے بیان کیا مگر کچھ ایسے تھے کہ جن کا ذکر کچھ رسولوںؑ کا قصہ ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا۔ (تفسیر صافی - تفسیر عیاشی)
معلوم ہوا کہ دشمنوں کے خوف سے حقائق کو چھپانا یا خاموش رہنا یعنی تقیہ کرنا تمام انبیاء کرامؑ کی سنت ہے۔

www.drhasanrizvi.org

نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾
رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى
اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾
لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَ
الْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ

ہم نے موسیٰؑ سے گفتگو کی جس طرح کہ گفتگو
کی جاتی ہے (۱۶۴) یہ سارے کے سارے شان بان
کے رسولؑ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے
تھے تاکہ اُن پیغمبروںؑ کے آنے کے بعد لوگوں
کے پاس اللہ کے سامنے کوئی حُجّت یا عُذر
باقی نہ رہ جائے۔ اور اللہ تو ہے ہی بڑا زبردست
غلبہ رکھنے والا اور دانائی کے ساتھ ٹھیک ٹھیک
کام کرنے والا (۱۶۵) (اب بھی اگر لوگ نہیں مانتے
تو نہ مانیں مگر) خود خدا گواہی دیتا ہے کہ جو
کچھ بھی اُس نے تمؐ پر اُتارا ہے وہ اپنے علم سے
اُتارا ہے۔ اِس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں اگرچہ اللہ
کا گواہ ہونا ہی بہت کافی ہے (۱۶۶) اب جن لوگوں
نے اِس بات کو ماننے سے اِنکار کیا اور دُوسروں

نمبر ۱۶۴ [illegible]

نمبر ۱۶۵ [illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ
رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

کو بھی خدا کے راستے پر آنے سے روکا، تو وہ یقیناً بڑی گمراہی میں (حق سے) بہت ہی دُور نِکل گئے ﴿۱۶۷﴾ اِسی طرح جن لوگوں نے اِنکار کیا اور پھر ظلم و سِتم پر اُتر آئے تو اللہ بھی اُنھیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اور اُنھیں کوئی راستہ نہ دکھائے گا ﴿۱۶۸﴾ سِوائے جہنّم کے راستے کے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ کام اللہ کے لئے بہت ہی آسان ہے ﴿۱۶۹﴾

اے انسانو! یہ رسولؐ تمھارے پاس تمھارے پالنے والے کی طرف سے سچّی بات لے کر آگیا ہے تو تم اُس کو مان لو، تو یہ خود تمھارے ہی لئے بہت اچھا ہوگا۔ اور اگر اِنکار کرتے رہے تو پھر یہ بھی جان لو کہ آسمانوں اور زمین

www.drhasanrizvi.org

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا

میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ تو سب کچھ جاننے والا ہے اور بالکل ٹھیک ٹھیک کام کرنے والا ہے ﴿١٧٠﴾

اَے اہلِ کتاب! اَپنے مذہب میں "غلو" نہ کرو (یعنی اَپنے مذہب یا مذہبی رہنماؤں کی حمایت میں حد سے زیادہ نہ بڑھ جاؤ) اور اللہ کی طرف سوا سچ بات کے کچھ اور منسوب نہ کرو۔ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح تو بس اللہ کے پیغمبرؐ اور اُس کا کلمہ (خدا کے "حکم" سے پیدا ہونے والے) ہیں۔ جسے خدا نے مریمؑ کی طرف بھیجا تھا (اس لئے بس) وہ اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں (جس نے حکمِ خدا سے مریمؑ کے رحم میں بچّہ کی شکل اختیار کر لی) لہٰذا تم اللہ اور اُس کے رسولوںؑ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۚ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

کو مانو اور یہ نہ کہو کہ خدا تین[۳] ہیں۔ اِس بات سے باز آجاؤ۔ یہی تمھارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک اکیلا خدا ہے۔ وہ اِس بات سے پاک اور بہت بلند ہے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہوئے (کیونکہ) جو کچھ بھی کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی کہ زمین میں ہے، سب کا سب اُسی کا تو ہے اور خدا سب کی خبر گیری، کفالت اور کارسازی کے لئے بہت کافی ہے ﴿۱۷۱﴾ مسیح[۴] تو کبھی اَپنے لئے اِس بات کو عیب نہیں سمجھیں گے کہ وہ خدا کے ایک بندے ہوں۔ اور نہ ہی مقرّب ترین فرشتے اِس بات کو اَپنے لئے ذِلّت یا عیب سمجھیں گے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی بندگی کو اَپنے لئے ذِلّت سمجھتا ہے، اور تکبّر کرتا ہے،

۲۳ ع ۹

(موضح القرآن، تفسیر کبیر)

www.drhasanrizvi.org

تو بہت جلدی خدا اُن سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کر دے گا (۱۷۲) پھر جنھوں نے ایمان لا کر نیک عمل (کی زندگی) اختیار کی ہوگی، اُنھیں خدا اُن کا پورا پورا اجر دے گا اور اُنھیں اپنے فضل و کرم سے اور بہت زیادہ بھی عطا کرے گا۔ اور جن لوگوں نے خدا کی بندگی کو اپنے لئے ذِلّت سمجھا اور تکبّر کیا، اُن کو خدا بڑی ہی تکلیف دینے والی سزا دے گا۔ اور وہ وہاں اللہ کے سوا نہ تو کسی کو اپنا دوست یا سرپرست پائیں گے اور نہ وہاں کوئی اُن کا مددگار ہی ہوگا (۱۷۳)

اے اِنسانو! تمھارے مالک اور پالنے والے کی طرف سے تمھارے پاس کھلا ہوا ثبوت (قرآن) آگیا ہے۔ اور ہم نے تمھاری طرف ایک چمکتی ہوئی

وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿١٧٢﴾
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ
أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا
وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ
لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٣﴾
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ

(۱۷۲) ثابت ہوا کہ اس نے [illegible] صحیح [illegible] میں خدا (جل شانہ عبد) [illegible] [illegible] رسول خدا نے [illegible] خدا [illegible] [illegible] رسول خدا نے فرمایا حضرت علی خود اس بات کو اپنے لئے ذلت نہیں سمجھتے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں [illegible] تفسیر صافی

(۱۷۴) کھلا ہوا ثبوت سے مراد قرآن ہے اور حضرت رسول خدا کی رسالت [illegible] رسول خدا کے معجزات بھی ہیں۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا نور [illegible] چمکتی ہوئی روشنی سے مراد حضرت علی اور ان کی ولایت ہے (مجمع البیان - تفسیر صافی - تفسیر قمی - تفسیر عیاشی) کیونکہ اس کتاب کا تمام [illegible] [illegible] رسول خدا کی رسالت اور قرآن [illegible] تمام عالم انسانیت کے لئے [illegible] (ابن جریر - ابن کثیر - روح المعانی)

www.drhasanrizvi.org

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ
فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾
يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا
هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ

روشنی اُتاری ہے ﴿۱۷۴﴾

اب جن لوگوں نے اللہ کی بات کو مان لیا اور اُسے مضبوطی کے ساتھ تھام لیا تو اللہ اُن کو اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم میں ضرور داخل کرے گا۔ اور اُنھیں اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دِکھا دے گا ﴿۱۷۵﴾

لوگ آپؐ سے خدا کا حکمِ شرعی دریافت کرتے ہیں۔ کہو اللہ تمھیں بھائی بہن کے بارے میں شرعی حکم بتاتا ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد مَر جائے، اور اُس کی ایک ہی بہن ہو تو وہ اُس کے ترکہ میں سے آدھا حصّہ پائے گی اور اگر بہن بے اولاد مرے تو بھائی اُس کا پُورا وارث ہوگا۔

www.drhasanrizvi.org

فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۗ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا
وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ۲۴ع

اب اگر وہ دو بہنیں ہوں، تو انھیں ترکہ میں
سے دو تہائی حصّہ ملے گا۔ اور اگر (وارث) کئی
بھائی بہنیں ہوں، تو مرد کو دو عورتوں کے
برابر حصّہ ملے گا۔ اللہ تمھارے لئے صاف صاف
(احکامات) بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو
۲۴ ع ۵ اور اللہ تو ہر چیز کا جاننے والا ہے ﴿۱۷۶﴾

سورۂ مائدہ مدنی

آیات ۱۲۰ رکوعات ۱۶

یعنی آسمان سے اُترنے والے دسترخوان کا سورہ

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں) جو سب کو
فیض پہنچانے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے ○

اَے ایمان لانے والو! خدا کی مقرّر کی
ہوئی پابندیوں اور معاہدوں کو پُورا کرو۔ تمھارے

۱۷۶/۱ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ یہاں بہن اور بھائی سے مراد ماں باپ سگی بہن یا سوتیلی بہن ہے (تفسیر صافی ج ۱) محققین نے نتیجہ نکالا ہے کہ احکام شریعت کا ماخذ قرآن اکیلا نہیں ہو سکتا اسلئے قرآن بہت سے احکام میں سنت کے بغیر قرآن کے احکامات پر عمل معلوم ہی نہیں ہو سکتے (فصل الخطاب)

۱ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اس آیت میں عہد و پیمان کو پورا کرنا واجب قرار دیا ہے اسمیں وہ عہد و پیمان بھی شامل ہیں جو میرے بارے میں اللہ نے لئے کہ مثلاً (کلمہ پڑھ کر) مسلمان خدا رسول اس کا مسلکہ ہوا ہوتا ہے۔ تو خدا کے حلال کئے ہوئے کو حلال اور حرام کئے گئے کو حرام ماننے ہے۔ خدا کا مقرر کیا ہوا فرائض کی ادائیگی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مومنین کی امانتوں اور حقوق کی ادا کرنا بھی اسی میں شامل ہے (تفسیر صافی)

www.drhasanrizvi.org

بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ
وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ
الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا

لئے چار پاؤں والے (چرنے والے) مویشی عموماً حلال ہیں۔ سوا اُن کے جو آگے چل کر تم کو بتائے جائیں گے۔ لیکن احرام کی حالت میں (جب تم حج کا فقیرانہ لباس پہنے ہو) شکار کرنے کو اَپنے لئے حلال نہ سمجھنا۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے ① اَے اِیمان لانے والو! خدا پرستی کی علامتوں اور نشانیوں کی حُرمت اور عزّت برباد نہ کرو۔ اور نہ محترم مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی، اور نہ اُن جانوروں کی حُرمت برباد کرو جن کی گردنوں میں نذرِ خداوندی کی نشانی کے طور پر پٹے پڑے ہوئے ہوں۔ اور نہ اُن لوگوں کی حُرمت کو برباد کرو جو مقدّس گھر کی طرف اَپنے مالک کے فضل و کرم

www.drhasanrizvi.org

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا
عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ

اور اُس کی خوشی حاصل کرنے کی طلب میں
آ رہے ہوں۔ ہاں جب تم حرم سے باہر نکل جاؤ
تو پھر شکار کر سکتے ہو۔ اور (دیکھو) کسی قوم
کی دشمنی یا اِس بات پر تمھارا غصہ کہ انھوں نے
تم کو مسجدِ حرام میں داخل ہونے سے کیوں روکا
تھا، تم کو اِس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم
اُن کے ساتھ زیادتی کرنے لگو (ایسا ہرگز نہ کرنا۔ بلکہ
ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور بُرائیوں سے بچنے
بچانے میں مدد کرو۔ لیکن گناہ اور زیادتی کے
کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ اور اللہ
کے غصہ سے بچو۔ یقیناً اللہ بڑی سخت سزا
دینے والا ہے ②

تم پر حرام کیا گیا ہے مَرا ہوا جانور اور

احرام کی ادائی ہے۔ اپنی عظمت
کی دو اجزاء اور علم بھی شامل ہیں
کہ خدا کی راہ میں سب سے بڑی
قربانی کرنے کے لئے انسان آخر خود
اسی عمل کی قربانی کرنے کے لئے
مشہور اسماعیل ہیں تو امام حسین کی
قربانی تو ذبح عظیم ہے۔ اس نسبت
کو دیکھ کر خدا کی راہ میں قربانی دینے
کی خواہش پیدا ہونا ہے خدا کے احکام
کی رسم اور عمل کی صورت ہے۔
تمتع و مناسک ذی الحجہ میں قرار
باقی مہینہ کا مسلک ہے حج قرار
حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)
سے روایت ہے کہ جو شخص کربلا
میں عارفانہ امام حسین کی زیارت
کو جائے گویا خدا نے عالم کو
اپنے عرش کے جلوہ میں دکھایا
(مفاتیح الجنان)

نکتہ: مشعرات کی تعظیم اسلئے ضروری ہے کہ انکا خدا سے تعلق ہے (تعاونوا) جب خدا کی راہ کے ہیں؟
قربانی سمجھ کے والے جانور تک قابل احترام ہیں تو وہ لوگ جو خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیں کس قدر قابل احترام ہوں
(افضل الاعمال)

خونؔ اور سوّر کا گوشت اور جسے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو یا گلا گھونٹا ہوا اور لکڑی وغیرہ سے چوٹ لگا کر مارا ہوا اور بلندی پر سے گر کر مرا ہوا اور کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہوا اور جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو، سوا اُس کے کہ جسے (تم مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔ اور (وہ جانور بھی تم پر حرام کیا گیا ہے) جو بُتوں پر قربان کیا گیا ہو یا جسے تم جوئے کے تیروں سے جُوا کھیل کر حِصّے میں نِکال کر آپس میں بانٹو۔ یہ بہت بُرا کام ہے۔ آج کافر لوگ تمھارے دین (سے پھر جانے) سے مایُوس ہو گئے۔ تو اُن سے مت ڈرو۔ اور مجھ ہی سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے لئے دین کو مکمّل

مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جن جانوروں کو غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا ہو اگر وہ مر گئے یا ان میں جان باقی ہو تو ان کو دوبارہ خدا کے نام پر ذبح کر سکتے ہیں (مجمع البیان)

تکمیل دین کا اعلان

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ جب رسول خدا حجۃ الوداع سے واپس مدینہ لوٹ رہے تھے تو حکم خدا سے حضرت علی کی ولایت، امامت اور خلافت کا اعلان فرمایا۔ اسی وقت یہ آیت اتری کیونکہ حضرت علی کی امامت کا تعارف کرا کے رسول خدا نے آج دین کا فریضہ ادا کیا (تفسیر صافی)

~~بقیہ صفحہ ۳۲۷ پر~~

مجمع البیان - تفسیر قمی - تفسیر عیاشی

ہے کہ اسلام کی تکمیل اس وقت ہوئی ہے جب اس کی بقا کا سامان فراہم کر دیا گیا۔ جب حضرت علی کی ولایت و امامت کا اعلان ہو گیا تو اب قیامت تک ائمہ اہلبیت دین اسلام کی بقا کے ضامن بنا دیئے گئے۔ اسی لئے اس دین کو مکمل کر دیا گیا۔

www.drhasanrizvi.org

www.drhasanrizvi.org

اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ③
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا
عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ
اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ

کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پُوری کر دی اور تمھارے لئے اِسلام کو دین (طریقہ زندگی) کے طور پر پسند کرلیا۔ تو جو شخص بھوک میں مجبور ہو کر (کچھ کھالے) جب کہ وہ گُناہ کرنے کی طرف مائل نہ ہوا ہو، تو اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے ③

آپ سے پُوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا کیا چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں؟ کہئے کہ سب اچھی پاک صاف چیزیں تمھارے لئے حلال ہیں۔ اور تم نے جو شِکاری کتّوں اور جانوروں کو اُس ہُنر کے ذریعہ جو خدا نے تمھیں دیا ہے، سَدھا رکھا ہے، تو جسے وہ تمھارے لئے پکڑلیں اُس میں سے بھی تم کھا سکتے ہو۔ البتّہ اُس پر (شکار پر چھوڑنے سے پہلے) اللہ کا نام (ضرور)

www.drhasanrizvi.org

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴
اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ

لے لو۔ اور اللہ کے غصّہ سے بچو۔ یقیناً اللہ بڑی تیزی کے ساتھ حساب لینے والا ہے ۝۴ آج تمہارے لئے سب اچھی پاک صاف چیزیں حلال کی جا چکی ہیں اور اہلِ کتاب کا کھانا (اکثر فقہا کے نزدیک مُراد صرف اناج اور خشک چیز) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے۔ اور (اسی طرح) بدکاری سے محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں، خواہ وہ مُسلمان ہوں یا اُن میں سے ہوں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے، جبکہ تم اُن کی اُجرتیں (مَہر) دے دو۔ وہ بھی پاک دامنی کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے تحاشا آزادانہ شہوت رانی کرتے ہوئے یا چوری چھپے ناجائز تعلّقات اور دوستیاں بناتے

۵ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ نے فرمایا: اس آیت میں کھانے سے مراد دانے (غلہ) ہے (جو خشک ہو تر نہ ہو) (کافی۔ تہذیب۔ مجمع البیان) یہود و نصاریٰ کا گوشت ان کے لئے [illegible] اسلام نے [illegible] حلال نہیں [illegible] حلال ہے (تفسیر انوار النجف) امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ [illegible] کردیا کہ اہلِ کتاب کی یہودی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت تھی مگر اس آیت [illegible] کر دیا [illegible] ناموس [illegible] اس کو منسوخ کردیا (تفسیر صافی، من لا یحضرہ الفقیہ)

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس [illegible] عورت سے نکاح کی [illegible] اگر وہ چاہے کہ کسی عیسائی یہودی عورت سے متعہ کرلے تو جائز ہے (تہذیب) [illegible] دائمی طور پر متعہ [illegible] اجازت [illegible] حرام قرار دیا ہے۔

www.drhasanrizvi.org

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ

ہوئے ۔ اور جس کسی نے بھی ایمان کے بجائے کُفر و انکار (کی زندگی) کو اختیار کیا تو اُس کی (زندگی کے) سارے کام برباد ہو گئے" اور آخرت میں تو وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا ۝۵ اے ایمان لانے والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے مُنہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور اَپنے سر اور پَیروں پر ٹخنوں تک مَسح کرو۔ اور اگر تم حالتِ جَنابت میں ہو تو غسل کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو" یا تم میں سے کوئی پیشاب پاخانہ کر کے آیا ہے" یا تم نے عورتوں سے ہم بِستری کی ہے اور پانی نہ ملے" تو پاک مٹّی پر تیمّم کرلو۔ اِس طرح کہ اُس سے اَپنے چہروں اور ہاتھوں کو

۶ ع

۶ ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ خدا کا فرمانا ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو [illegible] یعنی جب تم سو کر اٹھو [illegible] (تفسیر صافی)
قرآن کی تو واضح طور پر وضو کے بعد پیروں پر مسح کا حکم ہے مگر فقہائے اہل سنت نے ارجلکم کا عطف برؤسکم کے بجائے وجوہکم پر کر دیا [illegible] قواعد کے مطابق نہیں [illegible] دھونا ہے۔ تیمم کی تصدیق [illegible] تفسیر کی کتابوں سے [illegible] (فصل الخطاب)
امام محمد باقرؑ نے پانی کا طشت منگوایا [illegible] ڈالا [illegible] چہرے کو دھویا [illegible] چلو بھر پانی لیا اور اسی کو اپنی داہنی کہنی پر ڈالا اور کہنی سے ہاتھ کی انگلیوں تک [illegible] ڈالا اور انگلیوں تک دھویا [illegible] سر اور دونوں پاؤں کا مسح [illegible] (تفسیر صافی [illegible])

www.drhasanrizvi.org

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥
وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ
بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑦
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ

مَل لو۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر سختی کرے۔ مگر یہ ضرور چاہتا ہے کہ تمھیں پاک صاف رکھے اور (اِس طرح) اپنی نعمت تم پر پُوری کرے۔ تاکہ تم شُکر کرنے والے بنو ⑥

اور خیال رکھو اللہ کی اُس نعمت کا جو تمھارے لئے ہے، اور اُس عہد و پیمان کا بھی جو خدا نے تم سے لیا ہے، جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سُنا اور مانا۔ تو اب اللہ کے غصّہ سے بچو۔ یقیناً اللہ تو سینوں کے اندر تک کی باتوں کو جاننے والا ہے ⑦

اَے اِیمان لانے والو! اللہ کی خاطر اُس کے مقرّر کئے ہوئے فرائض کو قائم کرنے کے ذمہ دار اور عدل و اِنصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔

۶ کے لئے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ عہد و پیمان لینے سے مراد ہے
(۱) دین چیزوں کو حرام سمجھنا
(۲) طہارت کی حالت میں رہنا
(۳) ائمہ اہلبیت کی ولایت و امامت کو اپنے اوپر واجب سمجھنا
(۴) خدا کے احکامات کو کھول کھول کر بیان کرنا
(تفسیر صافی۔ مجمع البیان)

۷ جب رسول خدا نے حجۃ الوداع کے خطبے میں حضرت علیؑ کی ولایت کا عہد و پیماں لیا تو سب مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی لیکن بعد میں اس عہد کو توڑ دیا۔ یہ آیت اسی عہد کے توڑنے والوں کے بارے میں اتری ہے
(تفسیر صافی ص ۱۳۱ تفسیر قمی)

۸ اس آیت میں مسلم حکومت کو ان کی ذمہ داریوں کا اصول بتایا جا رہا ہے۔ انکو غیر مسلم اقلیتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ عدل و انصاف کے تمام تقاضے ان کے لئے بھی پورے کرنے کی جتنی رعایتیں مسلمانوں کو دی جائیں اتنی ہی غیر مسلموں کو بھی دی جائیں یہی عدل ہے۔ اسلام اللہ کا

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭاِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰

اور کسی قوم کی دُشمنی تم کو اِس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ اِنصاف کرتے رہو۔ یہی بات "تقویٰ" یعنی خوفِ خدا، پرہیزگاری، فرائض اِلٰہی کی ادائیگی، اور بُرائیوں سے بچنے سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ تو اِس طرح اللہ کے غیظ و غضب سے بچو۔ اور یقین جانو کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُس سے پُوری طرح باخبر ہے ۸ اللہ نے اُن لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور جو نیک کام کرتے رہے کہ اُن کے لئے معافی ہے اور اُن کے لئے بہت ہی بڑا اَجر و ثواب ہے ۹ اور جنھوں نے کفر و انکار کو اِختیار کیا اور (اِس طرح) ہماری نِشانیوں کو جھٹلایا، تو وہی لوگ دوزخ والے ہیں ۱۰ اَے ایمان

اِن احکامات کی پوری پوری پابندی کرنی ہے اور خدا سے ثواب حاصل کرنے کے لئے یا اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خدا کے تمام احکامات کی پابندی کرنی ہے (تفسیر کبیر - قرطبی)

۱۰ تین قسم کے لوگ بتائے جا رہے ہیں (۱) جن سے قطعی نجات کا وعدہ کیا گیا ہے - وہ لوگ جو دل سے خدا رسول اور اصول دین کو مانتے ہیں اور فرائض الٰہیہ کو ادا کرتے ہیں اور حرام باتوں سے بچتے ہیں (۲) جو لوگ نہ خدا رسول کو نہ آخرت کو سرے سے مانتے ہی نہیں - وہ دوزخی ہیں (۳) جو ایمان تو لائے مگر ایسے عمل کئے جن سے شرطوں کو پورا نہ کیا

عمل صالح کی نعمت اور دولت سے محروم رہے۔ ان کا معاملہ اللہ [illegible] اور رحم [illegible] رہے وہ جو اچھے عمل تو کرتے ہیں مگر خدا رسول کو آخرت کو نہیں مانتے تو یہ لوگ دنیوی مقاصد کو دیکھ کر کوشش کرتے ہیں [illegible] اسی دنیا میں [illegible] - آخرت میں کوئی اجر نہیں (فصل الخطاب)

www.drhasanrizvi.org

لانے والو! اللہ کی اُس نعمت یا احسان کو تو
یاد کرو جو اُس نے تم پر کیا ہے کہ جب ایک
گروہ نے تم پر ہاتھ اُٹھانے کا اِرادہ کیا تو اللہ
نے اُن کے ہاتھوں کو تم پر اُٹھنے سے روک
دیا۔ تو اَب اللہ کو غیظ و غضب میں لانے والے
کاموں سے بچو۔ اور ایمان رکھنے والوں کو تو اللہ
ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ⑪
اور بلاشُبہ اللہ نے بنی اسرائیل سے پکّا
عہد لیا اور اُن کے بارہ۱۲ سردار مقرّر کئے۔
اور اللہ نے اُن سے کہا تھا کہ: یقیناً میں
تمھارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز کو قائم رکھوگے
اور زکوٰۃ دیتے رہوگے، اور میرے پیغمبروںؑ کو
مانوگے اور اُن کی مدد کروگے، اور اللہ کو اچھے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ
قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ

رکوع ۲

۱۲/ [illegible] حضرت موسیٰ
کو حکم دیا کہ تم بنی اسرائیل کے
ہر قبیلے میں سے ایک سردار (۱۲)
مقرر کرو تا کہ وہ میرے احکامات
کی تعمیل کرائیں [illegible]
(تفسیر صافی ج ۱ / ۱۳)
[illegible]
(بحوالہ لوامع التنزیل)
(ینابیع المودۃ - لوامع التنزیل)

www.drhasanrizvi.org

وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ فَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ⑫
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

طریقے سے قرض دو گے (یعنی لوگوں کی مدد کرو گے یا نیک کاموں پر خرچ کرو گے جس کا لَوٹانا خدا پر کچھ ہی عرصے کے بعد واجب الادا ہو گا) تو میں تمھاری غلطیوں کی تلافی کر کے اُنھیں تم سے دُور کر دُوں گا۔ اور تمھیں اُن باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی مگر اس کے بعد بھی جس کسی نے کُفر و اِنکار کا طریقۂ زندگی اِختیار کیا، تو وہ بلاشُبہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہو گیا ⑫

تو پھر خود اُن کے عہد کے توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے اُن پر لعنت کی یعنی اُن کو اَپنی رحمت سے دُور پھینک دیا اور اُن کے دل سخت کر دئے۔ تو اَب وہ خدا کے کلام کو

www.drhasanrizvi.org

قِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا
مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ
إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾
وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا

اپنی اصلی جگہ سے ہٹا کر اصل بات ہی کو بدل دیتے ہیں۔ اور جن باتوں کی یاددہانی اُن کو بار بار کی گئی تھی اُس کا بڑا حصّہ وہ بھول گئے۔ اور اب آئے دن آپؐ کو اُن کی ایک نہ ایک بد دیانتی اور بے ایمانی کی اطلاع ملتی ہی رہے گی، سوا اُن میں کے چند لوگوں کے (جو بے ایمانی نہ کریں گے) تو آپؐ اُن کو معاف کر دیں اور اُن کی حرکتوں کو نظر انداز کر دیں کیونکہ یقین جانیں کہ خدا اچھا سلوک کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے ﴿۱۳﴾

اسی طرح ہم نے اُن لوگوں سے بھی پکّا عہد لیا تھا جو یہ کہتے ہیں کہ "ہم نصرانی ہیں" اُنھوں نے بھی اُن چیزوں کے بڑے حصّے کو بُھلا

۱۳) خدا کی لعنت سے مراد خدا کی رحمت سے دور ہو جانا (بحر، قرطبی، روح، مدارک)
کلام کو اس کے موقع محل سے ہٹا کر اصل بات کو بدلنے سے مراد لفظی و معنوی تحریف کرنا ہے (قرطبی)
جن افراد کو معاف کرنے اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے تو یہی نبی اور مومنین کے ساتھ یہ سلوک کرنے والے افراد ہیں (بیضاوی)
یہ برا انجام اُن لوگوں کا بتایا گیا ہے جو اس عہد سے پھر گئے جو بنی اسرائیل کے ۱۲ نقیبوں کے مقرر کرتے وقت لیا گیا تھا
اب آپ خود دیکھ لیں کہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آج مسلمان خدا اور رسول کے بتائے ہوئے بارہ اماموں کے عہد کو کس طرح توڑ چکے ہیں
اور انجام کیا ہوگا جو بنی اسرائیل کے ان بارہ نقیبوں کے عہد سے پھر جانے پر معاف نہ کیا گیا
لعنھم۔ ان پر لعنت ہے جو بنی اسرائیل (تفسیر) اور ان مسلمانوں کا بھی یہی انجام بارہ اماموں کو نہ ماننے کے عہد سے پھر جانے پر (فصل الخطاب)

دیا جن کی اُنھیں یاددہانی کی گئی تھی۔ تو ہم نے بھی اُن کے درمیان قیامت تک کے لئے آپس میں دُشمنی کا بیج بو دیا اور ضرور وہ وقت آئے گا جب خدا اُنھیں یہ بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کیا کرتے تھے ⑭

اے اہلِ کتاب! ہمارا رسولؐ تمھارے پاس آگیا ہے۔ جو خدا کی کتاب کی بہت سی اُن باتوں کو صاف صاف بیان کر رہا ہے جن کو تم چھپاتے رہتے ہو۔ اور وہ تمھاری بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔ تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک بڑی روشنی اور واضح کتاب (قرآن) آگئی ہے ⑮ جس کے ذریعہ اللہ اُن لوگوں کو جو اُس کی خوشی

حظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهٖ ۚ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ⑭
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ۥ
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ⑮ لا
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ

۱۴) عیسائیوں سے بھی عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی توڑا [illegible]

۱۵) [illegible] (یوحنا ۱: ۱۹-۲۲، ۱: ۲۵)

www.drhasanrizvi.org

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾
لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ

اور رضامندی کے طالب ہیں نجات اور سلامتی کے راستے کی ہدایت کرتا ہے اور اُنھیں اَپنے حکم سے اندھیروں[۱] سے نِکال کر رَوشنی کی طرف لاتا ہے اور پھر اُنھیں سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے ﴿۱۶﴾

یقیناً اُن لوگوں نے کُفر کیا جِنھوں نے یہ کہا کہ مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ خدا ہیں۔ آپؐ اُن سے کہیئے کہ اگر خدا مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ اور اُن کی ماں کو، اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کِس کی مجال ہے کہ اُس کو اس اِرادے سے روک سکے؟ یا اُس سے کِسی چیز کو بچا سکے؟ (کیونکہ) اللہ تو زمین اور آسمانوں کا اور اُن تمام چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمانوں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے[۲]

www.drhasanrizvi.org

پیدا کرتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۱۷)

یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے چہیتے بھی ہیں۔ اُن سے پوچھو کہ پھر وہ تمھارے گناہوں کی تمھیں سزا کیوں دیتا ہے؟ حقیقت میں تم بھی بالکل ویسے ہی انسان ہو جیسے اور اِنسان خدا نے پیدا کئے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ زمین، آسمان اور اُن کے درمیان کی تمام چیزیں خدا کی مِلکیت اور سلطنت ہیں اور ان سب کو اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے (۱۸)

اَے اہلِ کتاب! ہمارا یہ رسولؐ تمھارے پاس واضح تعلیمات لے کر ایسے وقت آیا ہے

مَا يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۱۷)
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۚ
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ
خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (۱۸)
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى

۱۸) یہودیوں کا خیال تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ حضرت عزیرؑ کے بیٹے ہیں ... عیسائیوں کا خیال تھا کہ ... حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے اور ہم ان کو ماننے والے ہیں (تفسیر صافی) قرآن مجید نے سارے ایسے احمقانہ دعووں کو یکسر رد کر دیا اور سوال کیا کہ اگر تم خدا کے بیٹے اور چہیتے ہو تو پھر خدا تمھیں کیوں سزا دیتا ہے؟ (تبیان - مجمع البیان)

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

تو جو شخص ذرے کے وزن کے برابر نیکی کرے گا اسکو دیکھے گا اور جو ذرے کے وزن کے برابر برائی کرے گا اسکا (نتیجہ) دیکھے گا" (الزلزال)

فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَّلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيرٌ وَّنَذِيرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۹﴾

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿۲۰﴾

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ

که جب کافی عرصے سے رسولوںؑ کا آنا بند تھا، تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس تو (نیک زندگی کے انجام کی) خوشخبری دینے والا اور برائی کے انجام پر ڈرانے والا کوئی بھی نہیں آیا۔ تو لو، یہ ایک خوشخبری دینے والاؐ اور ڈرانے والا آگیا۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿۱۹﴾

ع ۴

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ:

"اے میری قوم والو! اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جو اُس نے تمھیں عطا کی کہ اُس نے تم میں سے نبیؑ بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تمھیں وہ چیزیں دیں جو دُنیا میں کسی کو بھی نہیں دی تھیں ﴿۲۰﴾ اے میری قوم والو! اِس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے

آیت ۱۹ حضرت عیسیٰ کے بعد
گزرنے تک کبھی خدا کی حجت (خلیفہ)
سے خالی نہیں رہی کیونکہ جب
خدا کی حجت (دلیل) ظاہر نہ ہو
مستور رہی تو پوشیدہ ہو
(تفسیر نور الثقلین)
جناب شیخ صدوق رح نے لکھا
فترہ اس زمانے کو کہتے
ہیں جس زمانے میں کوئی نبی یا
نبی کا وصی ظاہر اور موجود
نہ ہو اس لئے جناب عیسیٰ کے
بعد حضور اکرم صلعم تک کا زمانہ
فترہ کہلاتا ہے۔ اس زمانے
میں علماء (دین) موجود تھے مگر
چھپے رہے (اکمال الدین)
یہ زمانہ 600 سال کا تھا
(قرطبی)

آیت ۲۰ سے واضح کر دیا کہ جس طرح نبی خدا بناتا ہے اسی طرح بادشاہ، شوہر کو امام بھی خدا کو
اب سمجھئے جس زمانہ غیبت امامؑ ہے اسلئے جمہوریت کے ذریعہ حاکم شوریٰ بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن جس طرح
نبی کو خدا بناتا ہے اسلئے لوگوں کے ماننے نہ ماننے سے فرق نہیں پڑتا اسی طرح سے خدا حاکم (اللہ اعلم)

www.drhasanrizvi.org

مقدر کرے اور دخل اسکے نصیب میں تو اس کے آگے کا حکم صرف یہ کہ کوئی فرق نہیں پڑا

لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾
قَالُوْا يٰمُوْسٰى إِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَإِنَّا لَنْ
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَإِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَإِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَإِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ اور پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنا ورنہ ناکام و نامراد اور نقصان اُٹھا کر پلٹو گے ﴿٢١﴾ اُنھوں نے کہا: اَے موسیٰؑ! اِس شہر میں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں۔ ہم تو وہاں ہرگز بھی داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں سے نِکل نہ جائیں۔ ہاں اگر وہ وہاں سے نِکل جائیں گے تو پھر ہم ضرور داخل ہوں گے ﴿٢٢﴾ مگر اُن میں سے ۲ دو شخصوں نے جو اللہ سے ڈرتے تھے اور جن کو خدا نے اپنی نعمت عطا کی تھی، اُنھوں نے کہا: "جب تم مقابلہ کرکے دروازے سے اندر داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو" ﴿٢٣﴾ لیکن بنی اسرائیل نے

۲۱ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ پاک زمین سے مراد ملک شام ہے (تفسیر صافی)
گویا نہ تھی ... بیت ... انبیاء رہا کرتے تھے
امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ خدا نے تو ان سے پہلے کہہ دیا تھا اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ مگر وہ داخل نہ ہوئے اسلئے وہ زمین ان پر حرام کر دی گئی پھر ان کے بچے اس میں داخل ہوئے (تفسیر عیاشی)
۲۲ معلوم ہوا خدا کی نعمت اور شہر اسکو ملے تو اگر کفر کرے یعنی ناشکری کرے اس پر وہ نعمت حرام کر دی جاتی
۲۳ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ دو مرد یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا تھے دونوں حضرت موسیٰ کے چچا زاد تھے (الکافی)
حضرت موسیٰ کی ... اس وقت کی ہے جب وہ مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف پہنچے جو بنی اسرائیل کا وطن تھا۔ فلسطین پر عمالقہ کی حکومت تھی جو ظالم و غاصب لوگ تھے (ماجدی)

قَالُوا يٰمُوسٰى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۲۴
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۲۵
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ
فِي الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۲۶ ع
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

کہا: اَے موسیٰؑ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے‘ جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ بس تم اور تمھارا رَب دونوں جاؤ اور لڑ لو‘ ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں ۲۴ موسیٰؑ نے کہا: اَے میرے مالک! میں تو کِسی پر اِختیار ہی نہیں رکھتا سِوا اَپنی ذات پر یا اَپنے بھائی پر۔ لہٰذا اَب تُو ہی ہمیں اِن نافرمان لوگوں سے الگ کردے ۲۵ اللہ نے جواب دیا: اچھا تو پھر اَب یہ مُلک چالیسؑ سال تک کے لئے اِن پر حرام ہے۔ اَب یہ زمین میں مارے مارے پھرتے ہی رہیں گے۔ اَب تم اِن کہنا نہ ماننے والوں پر افسوس نہ کرو ۲۶

اور اُنھیں آدمؑ کے دونوں بیٹوں کا قِصہ

ع ۴

نوٹ ۲۶) حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا کے اصحاب [illegible]

www.drhasanrizvi.org

ٹھیک ٹھیک سُنا دیجئے۔ جب اُن دونوں نے قُربانی پیش کی تو اُن میں سے ایک کی قُربانی تو قبول کی گئی، مگر دُوسرے کی قبُول نہیں کی گئی۔ تو اُس نے کہا: "میں تو تم کو ضرُور مار ڈالوں گا۔" دُوسرے نے کہا کہ خدا صرف بُرے کاموں سے بچنے والوں کے کام قبول کرتا ہے ۲۷ اگر تُو نے مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ (کیونکہ) میں تمام جہانوں کے خدا سے ڈرتا ہوں ۲۸ میں تو چاہتا ہوں کہ تُو ہی میرا بھی گناہ اُٹھا اور اپنا بھی گناہ اُٹھا، اور دوزخی بن جا۔ (کیونکہ) حد سے بڑھنے والوں اور ظلم ڈھانے والوں کی یہی سزا ہے ۲۹ آخرکار اُس کے نفس

فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ
قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝٢٧
لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ
إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝٢٨
إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝٢٩

۲۷ - امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسلئے قتل کیا کہ ہابیل آدمؑ کا وصی بننے جا رہا تھا۔ حکم خدا سے حضرت آدمؑ نے حکم دیا کہ ہابیل کو اسم اعظم کی تعلیم دو۔ اس پر قابیل جھگڑنے لگا تو حضرت آدمؑ نے کہا تم دونوں خدا کی راہ میں قربانی پیش کرو۔ خدا نے ہابیل کی قربانی قبول فرمائی اور ہابیل کی قربانی کو آگ نے کھا لیا۔ اس پر قابیل نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا اور پھر قابیل آگ کو پوجنے لگا۔ حضرت آدمؑ ہابیل کے غم میں چالیس دن روئے (اکمال الدین)

امام سے پوچھا گیا کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ دونوں کا جھگڑا اپنی دو بہنوں سے شادی کرنے کے سلسلے میں جھگڑا اٹھا۔ امام نے فرمایا یہ کہ حلالت سے کہنا ہے کہ وہ بھائی کی شادی بہن سے کرتے تھے قابل شرم ہے۔ (تفسیر صافی)

www.drhasanrizvi.org

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ
يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ
فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ
قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا

نے اُسے اپنے بھائی کی جان لینے کی رغبت دِلاکر
اُس کے لئے یہ کام آسان کر دِیا۔ اور وہ اُسے
قتل کرکے اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو
بڑا نقصان اُٹھانے والے ہیں ﴿۳۰﴾ پھر اللہ نے
ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ
اُسے دِکھائے کہ وہ کیسے اَپنے بھائی کی لاش
چُھپائے۔ (یہ حال دیکھ کر) وہ بولا: ہائے
افسوس، کیا میں اِس کوّے جیسا بھی نہ ہو
سکا کہ اَپنے بھائی کی لاش ہی چُھپا سکتا۔ پھر
وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا[۱] ﴿۳۱﴾
اِسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ
لازمی قرار دیا تھا کہ جو شخص بھی کِسی ایک
انسان کو قتل کرے سِوا اِس کے کہ وہ کِسی

ف ۱ ۳۱ حضرت امام زین العابدین سے روایت ہے کہ قابیل یہ تک نہیں جانتا تھا کہ اپنے بھائی کو کیسے قتل کرے؟ ابلیس نے سکھایا کہ دو پتھروں کے درمیان اس کے سر کو رکھ کر کچل دے۔ پھر وہ قتل کرنے کے بعد یہ تک نہیں جانتا تھا کہ لاش کیسے ٹھکانے لگائے۔ کوّے نے چونچ سے زمین کو کھود کر دفن کرنا سکھایا۔ اسی طرح مُردوں کو دفن کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ خدا نے یہ کوّے کو سکھانے کے لئے بھیجا تھا (تفسیر صافی۔ تفسیر قمی)

ف امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس میں تمام آدمیوں کا قاتل پھینکا جائے گا اور اسی وادی میں ایک آدمی کو ناحق قتل کرنے والا بھی پھینکا جائے گا۔ (تفسیر صافی۔ تفسیر عیاشی۔ من لا یحضرہ الفقیہ)

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ

جان کا بدلہ لینے یا زمین پر فساد پھیلانے سے روکنے کے لئے قتل کرے، تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اُس نے تمام آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور جو کسی اِنسان کی جان بچائے یا اُس کی زندگی کا سامان کرے، وہ ایسا ہے کہ جیسے اُس نے تمام آدمیوں کی جان بچائی یا اُن کی زندگی کا سامان کیا۔ (مگر اُن کا حال تو یہ ہے کہ) ہمارے رسولؐ پے در پے اُن کے پاس کھُلی کھُلی دلیلیں اور احکامات لے کر آئے، مگر اِس کے باوجود بھی، اُن میں سے اکثر لوگ زمین پر ظلم اور زیادتیاں کرنے والے ہیں ﴿۳۲﴾

جو (ڈاکو) لوگ خدا اور اُس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے

ش ۳۲ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کوئی شخص ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو اس کو بچا لے تو درحقیقت اسکو بچانا افضل ہے فرمایا ڈوبنے والے یا آگ میں جلنے والے کو بچانا ... گمراہی سے بچانا زیادہ افضل ہے (تفسیر نور الثقلین)

نوع انسان کی بقا صرف اسی وقت ممکن ہے جب انسان کے دل میں دوسرے انسان کی جان کا احترام پیدا ہو جائے۔ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرتا ہے وہ درحقیقت گویا تمام نوع انسان کے قتل میں شریک ہوتا ہے کیونکہ اس سے دلوں میں انسان کی زندگی کا احترام باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے کیونکہ اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے کہ اگر وہ صفت تمام انسانوں میں پائی جائے تو ساری انسانیت ختم ہو جائے۔ اس کے برعکس جو کسی کی زندگی بچاتا ہے اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے کہ اگر سب میں پیدا ہو جائے تو پوری عالم انسانیت

www.drhasanrizvi.org

زندہ صلیب دیا جائے (تفہیم - تفسیر کبیر)

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۳﴾
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۴﴾ ع

کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں، اُن کی سزا یہی ہے کہ اُنھیں مار ڈالا جائے یا سُولی پر چڑھا دیا جائے، یا اُن کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دِئے جائیں[1] (یعنی اگر داہنا ہاتھ کاٹا گیا ہے تو پاؤں بایاں کاٹا جائے) یا پھر اُن کو اُن کے وطن سے نِکال دیا جائے۔ یہ تو اُن کے لئے دُنیا کی ذِلّت و خواری ہے اور آخرت میں تو اُن کے لئے بڑی ہی سخت سزا ہے ﴿۳۳﴾ سِوا اُن کے جو توبہ کرلیں قبل اِس کے کہ تم اُن پر قابُو پا لو۔ تم پھر یہ جان لو کہ اللہ بڑا ہی معاف کرنے والا اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے ﴿۳۴﴾

اَے اِیمان لانے والو! اللہ کی ناراضگی

۵۶۹

[illegible]

[illegible]

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۳۶

سے بچو اور اُس کے یہاں (قُرب حاصل کرنے) کے لئے کوئی ذریعہ یا "وسیلہ" تلاش کرو۔ اور اُس کی راہ میں سخت کوشش کرو۔ شاید اِس طرح تم دُنیا اور آخرت کی ہر طرح کی بھرپُور کامیابی حاصل کر لو ۝۳۵

یقین جانو کہ جن لوگوں نے کفر و اِنکار کا راستہ اختیار کیا، اگر اُن کے پاس وہ سب کچھ آجائے جو زمین میں ہے اور اس کے برابر اُتنی ہی اور (دولت) آجائے، تاکہ وہ اُسے فدیہ میں دے کر خود کو قیامت کے دن کی سزا سے بچالے جائیں، تب بھی وہ (تمام دولت) اُن سے قبول نہ کی جائے گی۔ اور اُنھیں تو بڑی سخت تکلیف دینے والی سزا مل کر

آیت ۳۵ [illegible] جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے امام حسین کی اولاد کے ائمہ اہلبیت کی اطاعت کی انہوں نے خدا کی اطاعت کی اور جنہوں نے ان کا کہنا نہ مانا انہوں نے خدا کی نافرمانی کی اسلئے کہ ائمہ اہلبیت خدا کے دین کے مقصد [illegible] تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں [illegible]
دوسرا وسیلہ [illegible] آل محمد [illegible] ان کی پیروی [illegible] وسیلہ رسول اور ائمہ ہیں [illegible] فرمایا کہ اللہ سے قرب حاصل کرو [illegible] ائمہ اہلبیت [illegible] ان کی پیروی [illegible]

www.drhasanrizvi.org

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ
مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا
كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾
فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ

ہی رہے گی ﴿۳۶﴾ وہ (لاکھ) چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں مگر وہ (کبھی) نکل نہ سکیں گے۔ اور اُن کے لئے تو مُستقل برقرار رہنے والی دائمی سزا ہوگی ﴿۳۷﴾

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت، اُن کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ اُس کی سزا ہے جو اُنھوں نے کیا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے سبق سکھا دینے والی سزا ہے۔ اور اللہ بڑا ہی زبردست ہے اور ٹھیک ٹھیک کام کرنے والا ہے ﴿۳۸﴾ پھر جو ایسا ظلم اور زیادتی کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح بھی کر لے تو یقیناً اللہ اُس کی توبہ کو قبول فرمائے گا (یا) اُس پر اپنی توجّہ فرماتے ہوئے اُس کی طرف مائل ہو جائے گا۔ (کیونکہ) اللہ بہت

[illegible] (صحیح مسلم)

[illegible] (تفسیر نور الثقلین)

[illegible] (تبیان - جلالین - مجمع البیان)

[illegible] (تفسیر انوار النجف)

۱۶۵ خدا تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اسلئے وہ کسی کو خواہ مخواہ سزا نہیں دیتا - جو اس لائق ہوتا ہے کہ سزا دی جائے وقت اس کو سزا دیتا ہے اور جس کے لئے اسکی مصلحت ہوتی ہے اسکو معاف بھی کر دیا کرتا ہے -

عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
يُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ
فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
مع تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ
لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ

ہی معاف کرنے والا اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے ﴿۳۹﴾ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۴۰﴾

اَے رسولؐ! آپؐ اِس بات پر غم نہ کھائیں کہ وہ لوگ کُفر و اِنکار کی رَاہ پر بڑی ہی تیزی دِکھا رہے ہیں، چاہے وہ جو اَپنے مُنہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لے آئے، مگر اُن کے دِل اِیمان نہیں لائے ہیں، یا اُن میں سے وہ جو یہودی بن گئے ہیں اور وہ جھُوٹ کو خُوب کان لگا کر سُننے والے ہیں، اور اُن دُوسرے لوگوں کی باتیں بھی خوب کان لگاکر

(۱۶۶) مراد وہ یہودی ہیں جو حکم سنگساری رجم سے پریشان تھے کہ آپ کی جھوٹی تہمتیں لگا کر انھیں منافق بنا دیں اور یہودی بھی جاسوسی کیا کرتے تھے - یعنی جھوٹی باتیں پھیلاتے تھے اور دوسروں کو جھوٹی تہمتیں لگا کر سنتے تھے تاکہ دوسروں تک پہنچا سکیں - انھیں وہ سنگسار یہودی علما بھی کہتے تھے جو رسول کے پاس نہیں آئے اور جو لوگ منافق تھے وہ دوسروں کو بھی رسول خدا کے پاس آنے سے روکتے تھے

(موضوع القرآن - مفسر الحق شاہ)

www.drhasanrizvi.org

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۚ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۴۱﴾

سُنتے ہیں جو ابھی تک آپؐ کے پاس نہیں آئے ہیں۔ وہ لوگ (خدا کے) الفاظ کو اُن کی اصلی جگھوں کے معیّن ہو جانے کے بعد بھی، اُن کی اپنی اصلی جگہ سے ہٹا کر بدل دیتے ہیں۔ اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمھیں یہی (بدلا ہوا) حکم دیا جائے تو مانو۔ اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو اُس سے بچو۔ اَب جسے اللہ ہی نے فتنہ (گمراہی) میں چھوڑ دینا چاہا ہو تو اُس کو اللہ کی پکڑ سے بچانے کے لئے آپؐ کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ یہی تو وہ لوگ ہیں کہ جن کے دِلوں کو اللہ نے پاک کرنے کا اِرادہ ہی نہیں فرمایا۔ اُن کے لئے دُنیا میں بھی ذِلّت اور خواری ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑی

فتنہ (۴۱) اللہ اس کو گمراہی کے
چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی
گمراہی اختیار کرکے ہی
سزا دیتا ہے۔ اب جو خود
گمراہی کو اختیار کرتا ہے
تو خدا اور اسکو پکڑتا ہے
اور سزا دیتا ہے۔ اسکی
مثال وہ یہودی علماء ہیں
جو خدا کا حکم اپنی مرضی
سے اپنے کفر سے
جاننے کے بعد بدل دیتے تھے
اور لوگ عام کو گمراہ کرتے
رہتے تھے۔ اب
لوگ جان بوجھ کر گمراہی
کے جرائم کرتے رہے۔ لیکن
اس حال میں کہ خدا انکو
انکی گمراہی میں چھوڑ دیتا
انکو گمراہ قرار دے اور انکو انکی گمراہی کی سزا دے۔ ایسے ہی لوگوں کے دل خدا پاک نہیں کرتا
انکو ~~[illegible]~~ اپنی اصلاح کرنے کی توفیق نہیں عطا کرتا۔

www.drhasanrizvi.org

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ

ہی سخت سزا ہے ﴿۴۱﴾

یہ کان لگا کر جھوٹ کو سُننے والے اور حرام مال کھانے والے ہیں۔ لہٰذا اگر یہ آپؐ کے پاس (اپنے مقدمات لے کر) آئیں تو آپؐ چاہیں تو اُن کا فیصلہ کر دیں یا اِنکار کر دیں۔ اگر آپؐ اِنکار کر دیں گے تو وہ آپؐ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اگر فیصلہ کریں تو پھر اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے ﴿۴۲﴾ اور وہ آخر آپؐ کو کیوں فیصلہ کرنے والا ثالث بناتے ہیں جب کہ توراۃ تو خود اُن کے پاس موجود ہے، جس میں اللہ کا حکم لِکھا ہوا ہے۔ اور

حدیث ۲ (۴۲) امام جعفر صادق نے سحت یعنی حرام مال کے بارے پوچھے گئے تو امام نے فرمایا ... رشوت ہے جو فیصلہ کرنے کے لئے دی جائے، شیر حرام مال ہے مردار کتے ... شراب کی قیمت زنا کی خرچی ... کاہن کی اجرت ... شعار ... کتوں کی قیمت یہ سب سحت یعنی حرام مال ... جو مال دھوکے سے لیا جائے، یتیم کا مال جو کھا لیا جائے ... کی قیمت سود بھی حرام مال ہے ایسا مال کہ ... خدا و رسول ... (انکار) کرتا ہے۔ (تفسیر نور الثقلین)

جناب رسول خدا نے فرمایا کہ وہ مال بھی حرام ہے جو ... کام کرتے ... اسکے ... فیصلہ کرے۔ (عیون اخبار الرضا) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ... حرام مال ہے (من لا یحضرہ الفقیہ)

www.drhasanrizvi.org

اللهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

پھر بھی یہ لوگ اُس سے مُنہ موڑتے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ کسی بھی ابدی حقیقت کو نہیں مانتے ۝ (۴۳)

ہم نے توراۃ کو نازل کیا جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ سارے انبیاء جو خدا کے حکم کے سامنے سر جُھکا دینے والے تھے، اسی کے مطابق یہودی بن جانے والوں کے مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ اور اسی طرح "ربّانی" اور "احبار" یعنی یہودی علماء اور مشائخ (اِسی کتاب کے مطابق فیصلے سُناتے تھے) کیونکہ اُنھیں اِسی کتابِ خدا کی حفاظت کا ذمّہ دار بنایا گیا تھا۔ اور وہ اِس حقیقت کے گواہ بھی تھے۔ تو (اَے یہودیو) تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

[illegible]

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور میری آیتوں کو تھوڑی سی رقم لے کر نہ بیچ ڈالو۔ اَب جو بھی اللہ کے اُتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا تو اَیسے ہی لوگ تو "کافر" یعنی اللہ کے قانون اور اللہ کی کتاب کے اِنکاری ہیں ﴿۴۴﴾

وَكَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور ہم نے تو توراۃ میں یہ حُکم لِکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں میں برابر کا بدلہ ہوگا۔ اَب جو اِس میں فیّاضی سے کام لیتے ہوئے قصاص کو معاف کر دے تو اُس کے لئے کفّارہ ہے۔ اَب جو لوگ بھی اللہ کے اُتارے ہوئے احکام و قانون کے

حدیث ۱ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ جو شخص دو درہموں (دو درہموں) کے متعلق بھی خدا کے حکم کے خلاف کوئی فیصلہ کرے گا تو اُس نے شریعت محمدی کا (انکار) کیا۔ (تفسیر انوار النجف)

حدیث ۲ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو جرم معاف کر دے اس کو ثواب بہت زیادہ ہے (صافی - کافی - انوار النجف)

[illegible] امام نے فرمایا کہ زخموں وغیرہ کی جتنی مقدار پر وہ کفارہ [illegible] مضروب معاف کرے گا اللہ اس مقدار کے مطابق اس کے گناہ معاف کرے گا (صافی)

توراۃ میں بھی قصاص کا وہی حکم ہے جو قرآن میں ہے (تفسیر تبیان) یہاں فیاضی سے کام لینے کا مطلب معاف کر دینا ہے (مجمع البیان) کہ جو بھی توراۃ کا حکم ہے کہ جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، دانت کا بدلہ دانت، آنکھ کا بدلہ، ناک کا بدلہ ناک، کان کا بدلہ کان، زخم کا بدلہ (خزائن)

www.drhasanrizvi.org

فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الظَّٰلِمُونَ ﴿٤٥﴾
وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ الْإِنجِيلَ
فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
التَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾

مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی لوگ ظالم یعنی زیادتی کرنے والے ہیں ﴿٤٥﴾

اور پھر ہم نے اُن پیغمبروںؑ کے بعد مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھیجا۔ وہ اِس توراۃ میں سے جو کچھ اُس کے سامنے موجود تھا اُس کی تصدیق کرنے والا تھا۔ اور ہم نے اُن کو انجیل دی جس میں صحیح رہنمائی اور ہدایت کی روشنی تھی۔ اور وہ توراۃ میں سے جو کچھ بھی اُس وقت موجود تھا، اُس کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور "متّقین" یعنی خدا کے غضب سے ڈر کر برائیوں سے بچنے والوں اور فرائضِ اِلٰہیہ کے اَدا کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت، اور نصیحت تھی ﴿٤٦﴾ اور انجیل والوں کے لئے لازم

٤٦ مختصر تشریح معانی

(۱) حضرت عیسیٰ توراۃ کو منسوخ کرنے نہیں آئے تھے بلکہ تصدیق کرنے آئے تھے۔ اس لئے خود انجیل بھی توراۃ کی تصدیق کرتی ہے (تفسیر تبیان)

حضرت عیسیٰ نے فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں تو ان کو پورا کرنے آیا ہوں

(متی ۵: ۱۷)

مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو توراۃ اور دوسرے انبیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے (ابن جریر)

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام ایک ہی شریعت کے بنیادی اصول ایک ہیں۔ صرف کچھ جزوی یا فروعی مسائل کو حالات کے اعتبار سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ یا ان احکام کو معطل کر دیا جاتا ہے جو لوگ دین میں شامل کر دیتے ہیں یا ادل بدل دیتے ہیں۔

www.drhasanrizvi.org

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ
يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۴۷﴾
وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا
أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ

ہے کہ وہ اُس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اُس میں اُتارا ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے اُتارے ہوئے احکام و قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا، تو وہی لوگ "فاسق" (یعنی) بدکردار اور بد اعمال ہوں گے ﴿۴۷﴾

اور ہم نے آپؐ پر یہ کتاب حق کے ساتھ اُتاری ہے، تصدیق کرتی ہوئی اُس کتاب کی جو اِس سے پہلے ہے، اور اُس کی حفاظت بھی کرتی ہے۔ لہٰذا آپؐ لوگوں کے درمیان اِسی کے مطابق فیصلہ کیجیے جو اللہ نے اُتارا ہے۔ اور جو حق آپؐ کے پاس آگیا ہے، اُس سے ہٹ کر اُن کی خواہشات اور خیالات کی پیروی ہرگز نہ کیجیے۔ ہم نے تم میں سے

۴۷ خدا نے ... اولاد ...
اسکے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے
اسمیں اتارا ہے۔ نیز وہ ... جو
اصل احکامات و ہدایات ہیں اسکے
مطابق فیصلہ کریں۔ جو احکام
انجیل میں کردیے ہیں یا جو انکی اپنی
مرضی یا مفاد ہے اسکے مطابق
فیصلے نہ کریں اسکے برعکس
اللہ کہتا ہے کہ اسکے اللہ نے حکم
ملنا چاہئے۔ یہ اللہ کا قانون
کو توڑنا یا فسق ہے اور اللہ کے
نام پر اپنے فیصلوں کو نافذ کرنا
چاہئے۔ کیونکہ جب انجیل آئی
تھی تو اسوقت اللہ ہی کا
حکم نافذ کیا جاتا تھا اسلئے
خدا نے انجیل والوں سے فرمایا
اسکے مطابق فیصلہ کریں جو
اسمیں اتارا ہے۔

(۴۸) اب کیونکہ جناب رسول اللہ کو ان کی کتاب کی حفاظت اور دلایت تھی اسلئے انکو یہ
حکم دیا گیا کہ آپ بھی اللہ کی مرضی اور احکامات کے مطابق فیصلہ کریں۔ لوگوں
کی اپنی خواہشات کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ رسول کو مخاطب کرکے ساری ملت

www.drhasanrizvi.org

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم

ہر ایک کے لئے ایک شریعت یعنی قانون یا ایک راہِ عمل مقرّر کر دی ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کے سب کو (جبراً) ایک ہی گروہ بنا دیتا (یعنی کسی کو سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کا اختیار ہی نہ دیتا) لیکن اُس نے یہ سب کچھ اِس لئے کیا کہ جو کچھ بھی اُس نے تم لوگوں کو دیا ہے، اُس میں تمھارا اِمتحان کرے۔ لہٰذا نیکیوں اور بھلائی کے کاموں میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو (یعنی ایک دُوسرے سے مال، دولت، کرُسی، عزّت، شہرت، عورت کے لئے مقابلہ نہ کرو بلکہ نیکیوں اور بھلائی کے کاموں میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے مقابلہ کرو کیونکہ بالآخر تو)

www.drhasanrizvi.org

بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٨﴾
وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾
أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ

تم سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے۔ پھر وہ اصل حقیقت بتا دے گا جس میں کہ تم لوگ ایک دُوسرے سے اِختلاف کیا کرتے تھے ﴿٤٨﴾ لہٰذا تم اللہ کے اُتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ کرو اور اُن کی خواہشات اور خیالات کی پیروی نہ کرو۔ اور اُن سے ہوشیار رہنا کہ وہ کہیں تم کو کسی ایسے حکم سے ہٹانے کی کوشش نہ کریں جو اللہ نے تم پر اُتارا ہے۔ اَب بھی وہ اگر مُنہ موڑیں تو پھر یہ جان لو کہ خدا اُنھیں اُن کے کچھ گُناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ تو حقیقت ہے کہ زیادہ تر لوگ بدکار ہیں ﴿٤٩﴾ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى
اَوْلِيَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٥١
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ

پر یقین رکھتے ہیں اُن کے لئے اللہ سے بڑھ کر اچھا فیصلہ بھلا کِس کا ہو گا ؟ (۵۰)

اَے اِیمان لانے والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یہ لوگ تو بس ایک دُوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جِس کسی نے بھی اِن سے دوستی کی، تو وہ اُن ہی میں سے ہے۔ یقیناً خدا ظالموں کو سیدھا راستہ دِکھا کر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا (۵۱)

تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دِلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ اُن کے حلقوں میں بڑی ہی تیزی سے دَوڑ دُھوپ کر رہے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں ہم

www.drhasanrizvi.org

يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَا اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

پر کوئی آفت نہ آجائے (یعنی مسلمانوں کو فتح نہ ہو جائے) اور عنقریب جب اللہ تمھیں پُوری فتح بخشے گا، یا اپنی طرف سے کوئی اور بات دِکھائے گا (یعنی نامکمل فتح) تو پھر یہ لوگ اُس پر جو یہ اَپنے دل میں چھُپائے ہوئے ہیں، بڑے ہی شرمندہ ہوں گے ﴿۵۲﴾ اُس وقت اہل ایمان کہیں گے: "کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی بڑی بڑی قسمیں کھا کھا کر ہمیں یقین دِلایا کرتے تھے کہ ہم تو تمھارے ہی ساتھ ہیں۔" اَب اُن کے تمام کے تمام کام اَکارت ہو گئے، اور وہ بڑا ہی نقُصان اُٹھانے والے نامراد ہو کر رہے ﴿۵۳﴾

اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم میں

(تفسیر عیاشی)

(تفسیر صافی ص ۱۳۶)

www.drhasanrizvi.org

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ
يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

سے کوئی بھی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) خدا اور بہت سے ایسے لوگ پیدا کر دے گا جنھیں وہ چاہتا ہو گا اور وہ خدا کو چاہتے ہوں گے۔ وہ ایمانداروں پر نرم و مہربان ہوں گے اور حق کے منکروں کے مقابلہ پر بڑے سخت ہوں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں سخت کوشش یا جہاد کریں گے، اور برا بھلا کہنے والوں کی نہ تو کوئی پرواہ ہی کریں گے اور نہ اُن سے ڈریں گے۔ اِن (صفتوں کا ہونا) اللہ کا خاص فضل و کرم ہے، جسے بھی وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تو بڑی سمائی والا وسیع ذرائع کا مالک اور سب کچھ جاننے والا ہے ﴿٥٤﴾

[illegible]

(صحیح بخاری)

مجمع البیان - تفسیر [illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾
وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ﴿٥٦﴾
يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ
هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
الْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾

تمھارا حاکم اور سرپرست صرف اللہ ہے
اور اُس کا رسولؐ ہے اور وہ ایماندار لوگ
ہیں جو نماز اَدا کرتے ہیں اور اِس حال
میں کہ وہ رکوع میں ہوں خیرات دیتے ہیں[ا] ﴿٥٥﴾
اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ اور ایمانداروں
سے تولّا رکھے (یعنی) اُن کو اپنا ولی اور سرپرست
بنائے تو وہ یقین رکھّے کہ اللہ کا لشکر ہی
غالب آنے والا ہے ﴿٥٦﴾

ع ٨ ١٢

اَے ایماندارو! اُس جماعت میں سے
جنھیں تم سے پہلے (آسمانی) کتاب دی گئی ہے
جن لوگوں نے تمھارے دین کو کھیل اور مذاق
سمجھ رکھا ہے، اور مُنکرینِ حق کو اپنا دوست
نہ بناؤ۔ ایسا کرتے ہوئے اللہ کے غضب سے

[illegible]

ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ﴿۵۷﴾ اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو وہ اُسے ہنسی کھیل اور مذاق بنا لیتے ہیں۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے[1] ﴿۵۸﴾ کہدو کہ اَے اہلِ کتاب! آخر تم ہماری کِس بات پر ناراض ہو سِوا اِس کے کہ ہم نے اللہ کو مانا اور اُس کو مانا جو ہم پر اُتارا گیا اور اُس کو بھی جو پہلے اُترا تھا۔ حالانکہ تم میں سے اکثر نافرمان یا بہت بُرے کام کرنے والے ہیں[2] ﴿۵۹﴾ پھر کہو کہ کیا میں اُن لوگوں کی خبر دُوں جن کا انجام خدا کے ہاں فاسقوں اور بدکاروں سے بھی بدتر ہے؟ یہ وہ ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی، جن پر اُس کا غضب ٹوٹا، جن میں سے خدا نے کچھ کو

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾
قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

[illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾
وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ
خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾
وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

بَندروں اور سوّروں کی شکل میں کر دیا، اور جس نے "طاغوت" (یعنی) باطل معبودوں، جابروں، آمروں، ظالموں، بدمعاشوں، شیطانوں، نجومیوں، کاہنوں کی، جو خدا کے مقابلے پر اپنی اِطاعت کرواتے ہیں، بندگی کی، یہی لوگ بدترین درجہ اور جگہ (جہنّم) پانے والے اور سیدھے راستے سے بہت ہی زیادہ ہٹے ہوئے ہیں ﴿۶۰﴾ اور جب وہ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو حق کو مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ کُفر و اِنکار ہی لئے ہوئے داخل ہوئے تھے اور اُسی کو لئے ہوئے باہر نکلے ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ اللہ سے چھُپاتے ہیں، اللہ اُسے خوب اچھی طرح سے جانتا ہے ﴿۶۱﴾ اور اُن میں سے بہت سوں کو تم

خدا نے انکو بندروں سوروں کی شکل میں مسخ کر کے ذلیل و خوار کیا [illegible]

(۶۱) یہ ان یہودی منافقوں کا ذکر ہے جو دل میں کفر و انکار رکھتے تھے مگر دنیوی مفادات حاصل کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے خوف سے خود کو مسلمانوں کے سامنے مسلمان ظاہر کرتے تھے (جلالین)

www.drhasanrizvi.org

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾
لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ
لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ
يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

دیکھو گے کہ وہ گناہ، ظلم اور زیادتی اور حرام خوری میں بڑی ہی تیزی دِکھاتے ہیں۔ کِتنا بُرا کام ہے جو وہ کرتے ہیں[1] ﴿٦٢﴾ آخر اُن کو خدا پرست اور خدا والے لوگ اور علماء یا پادری جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ یہ کِتنا بُرا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں[2] ﴿٦٣﴾ اور یہودیوں کا قول ہے کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ (یعنی خدا بے اختیار ہے اور مفلس بھی) اُن کے ہاتھ بَندھیں اور اُن پر لعنت ہو۔ (یعنی) وہ خدا کی رحمت سے دُور ہوں، اِس بات کی وجہ سے جو اُنھوں نے کہی۔ بلکہ خدا کے ہاتھ تو کُھلے ہوئے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور جو کچھ بھی آپؐ پر پالنے والے کی طرف سے اُتارا گیا

ہے، وہ اُن میں سے بہت سوں کی سرکشی اور
اِنکارِ حق میں مزید اِضافہ ہی کرے گا۔ اور
ہم نے اِن لوگوں کے درمیان بُغض و کینہ، دُشمنی
اور دِلی نفرت کو قیامت تک کے لئے ڈال دیا
ہے۔ وہ جب بھی جنگ کی آگ سُلگائیں گے،
خدا اُس کو بُجھا بُجھا دے گا۔ یہ لوگ تو زمین
میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں جب کہ اللہ فساد
پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۶۴﴾ اور اگر
اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور خدا سے ڈرتے ہوئے
بُرائیوں سے بچتے، تو ہم خود ضرور اُن کی غلطیوں
کو نظر انداز کر کے مِٹا دیتے اور اُنھیں راحت و
آرام اور نعمتوں والے باغوں میں ضرور داخل
کر دیتے ﴿۶۵﴾ کاش اُنھوں نے توراۃ، انجیل اور

رَبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ
الْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۚ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

اُن دُوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا (یعنی) اُن پر عمل کیا ہوتا جو اُن کے پالنے والے کی طرف سے اُن کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو اُن پر اُوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی رزق اُبلتا۔ اگرچہ اُن میں سے کچھ لوگ راہِ اِعتدال یا میانہ رَوی پر قائم ہیں، لیکن اکثریت بہت ہی بُرے کام کر رہی ہے ﴿٦٦﴾

اَے رسولؐ! جو اللہ کی طرف سے آپؐ پر اُتارا گیا ہے، اُسے پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپؐ نے اَیسا نہ کیا تو گویا آپؐ نے خدا کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا۔ اللہ خود لوگوں سے آپؐ کی حفاظت کرے گا۔ بلاشُبہ اللہ مُنکرینِ حق کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ﴿٦٧﴾

www.drhasanrizvi.org

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ
فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! تم ہرگز کسی
بُنیاد پر نہیں ہو جب تک کہ تم توراۃ، انجیل
اور جو کچھ بھی تمہارے پالنے والے کی طرف
سے اُتارا گیا ہے اُسے قائم نہ رکھو۔ یعنی جب تک
اُس کی پیروی کرتے ہوئے اُن کو اپنا دستورِ
زندگی نہ بنالو۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ جو کچھ آپؐ
پر اُتارا گیا ہے وہ اُن میں سے اکثر کی سرکشی
اور کُفر کو اور بڑھا دے گا۔ مگر آپؐ انکار کرنے
والوں کی حالت پر قطعاً افسوس نہ کریں ﴿۶۸﴾
یقین جانو کہ مُسلمان ہوں یا یہودی، صابی ہوں
یا عیسائی، جو بھی اللہ اور آخرت کے دن کو
مانے گا اور اچھے کام کرے گا، تو بے شک اس
کے لئے نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی رنج

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
رُسُلًا كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُهُمْ
فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾
وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَاللَّهُ بَصِيرٌ
بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾

ہو گا ﴿٦٩﴾

یقیناً ہم نے بنی اِسرائیل سے پکّا عہد لیا اور اُن کی طرف بہت سے پیغمبرؑ بھیجے۔ مگر جب بھی کوئی پیغمبرؑ اُن کے پاس اُن کی خواہشوں کے خلاف کچھ بھی لے کر آیا، تو کِسی کو تو اُنھوں نے جُھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا ﴿٧٠﴾
پھر اَپنے نزدیک یہ سمجھے کہ اَب کوئی سزا نہ ملے گی۔ اِس کے بعد اُن میں سے بہت سے اندھے اور بہرے بن گئے۔ پھر بھی اللہ نے اُنھیں معاف کر دیا۔ اِس پر تو اُن میں سے اکثر اور زیادہ اندھے اور بہرے بنتے ہی چلے گئے۔ اللہ اُن کی یہ سب حرکتیں خوب دیکھتا رہا ہے ﴿٧١﴾

یقین جانو کہ وہ لوگ کافر یعنی حق کے مُنکر

www.drhasanrizvi.org

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ

ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ ہی اللہ ہیں۔ جب کہ مسیحؑ نے تو یہ کہا تھا کہ اَے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی پالنے والا ہے اور تمھارا بھی پالنے والا ہے۔ بِلاشُبہ جو بھی اللہ کے ساتھ کِسی کو شریک کرے گا، اللہ نے اُس پر جنّت کو حرام کر دیا ہے۔ اُس کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔ اور ظالموں یعنی حد سے بڑھنے والوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا ﴿۷۲﴾ اور یقیناً وہ لوگ بھی حق کے مُنکر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ اللہ تین[۳] میں کا ایک ہے۔ حالانکہ کوئی خدا ہے ہی نہیں سِوائے ایک اکیلے خدا کے۔ اَب بھی اگر یہ اس بات سے کہ جو یہ کہہ رہے ہیں،

1936 ... لندن

www.drhasanrizvi.org

لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۴

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ

باز نہ آئیں گے، تو پھر اُن میں سے جو بھی اِس کُفر پر قائم رہے گا تو اُس کو بڑی ہی تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی ﴿۷۳﴾ تو یہ لوگ آخر خدا سے توبہ کیوں نہیں کر لیتے اور اُس سے معافی کیوں نہیں مانگ لیتے؟ اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے ﴿۷۴﴾

مسیحؑ ابنِ مریمؑ اِس کے سِوا کچھ نہیں کہ وہ ایک خدا کا پیغام لانے والے تھے۔ اُن سے پہلے اور بھی بہت سے خدا کا پیغام لانے والے گزر چکے تھے۔ اُن کی ماں قول و عمل کی بڑی سچّی تھیں۔ اور وہ دونوں بھی کھانا کھاتے تھے۔ (یعنی فرشتے نہ تھے بلکہ اِنسان تھے) دیکھو ہم کِس کِس طرح اُن کے سامنے حقیقت

[illegible]

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾
قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا
تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع

کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ یہ لوگ کِس طرف اُلٹے ہی پھرے جاتے ہیں ﴿۷۵﴾

اُن سے کہیئے کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُس چیز کی بندگی یا پرستش کرتے ہو جو نہ تو تمھیں کوئی نقصان ہی پہنچا سکتی ہے اور نہ کسی قسم کا کوئی فائدہ پہنچانے کا اختیار رکھتی ہے؟ اور اللہ تو سب کچھ سُننے والا اور خوب جاننے والا ہے ﴿۷۶﴾

کہو اَے اہلِ کتاب! اَپنے دین میں ناحق "غلُو" نہ کرو یعنی کِسی بات کو حد سے زیادہ مت بڑھاؤ۔ اور اُن لوگوں کے خیالات کی پَیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہو چکے اور اُنھوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے ﴿۷۷﴾

ع ۱۰

[illegible] پہلے غور کرو کہ عاجز [illegible]
کرنے کے بعد ذہن کو اللہ کی طرف
موڑا گیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ
کے بارے میں غلط عقیدہ ختم کیا
جا رہا ہے۔ انکو عاجز قرار دے کر سامنے
[illegible] نقص سمجھنا چاہیے
کہ [illegible] سمجھنا چاہیے کہ [illegible]
تمام فائدہ و نقصان اسی کے اختیار میں
ہے۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے
واحد ہے۔ یہ ہے توحید کی تعریف
اور یہی عقیدہ ہمیں تمام برائیوں
سے [illegible] دور رکھ سکتا ہے۔
آیت ۷۷ "غلو" کے معنی کسی کو اس کے
اصل مرتبہ سے بڑھا دینا اور
[illegible] دین کے معاملے میں خود
[illegible]
قدم آگے بڑھانا۔ عیسائی
[illegible] غلو کرتے [illegible] خود [illegible] حد سے بڑھا کر [illegible] خدا کا بیٹا [illegible]
[illegible] حضرت عیسیٰ کو [illegible] محمد مصطفیٰ [illegible] کو بھی [illegible]
[illegible] سب کچھ کسی علمی تحقیق کی بنا پر نہیں کرتے بلکہ تعصب اور [illegible]

www.drhasanrizvi.org

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ۝۷۸
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ۝۷۹
تَرٰي كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا
قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰
وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے حق کا اِنکار کیا اُن پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی۔ کیونکہ وہ سرکش اور نافرمان ہو گئے تھے اور حد سے گزر جانے والی زیادتیاں کرنے لگے تھے ۝۷۸ انھوں نے ایک دوسرے کو بُرے کاموں سے روکنا تک چھوڑ دیا تھا۔ کیا ہی بُرا طرزِ عمل تھا جو وہ اختیار کئے ہوئے تھے ۝۷۹ آج تم اُن میں بہت سے ایسے لوگ دیکھو گے جو (حق کے ماننے والوں کے مقابلے پر) منکرینِ حق سے مُوالات (یعنی) دوستی یا رفاقت رکھتے ہیں۔ یقیناً بہت ہی بُرا انجام ہے جس کی تیاری اُن کے نفسوں نے اُن کے لئے کی ہے۔ اللہ اُن پر غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کی سزا میں رہنے والے ہیں ۝۸۰ اگر واقعاً یہ لوگ خدا اور اُس کے پیغمبرؑ اور اُس چیز

تَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٨١﴾
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ عَدَٰوَةً لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱلْيَهُودَ
وَٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ
ءَامَنُوا۟ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّا نَصَٰرَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ
قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿

کو ماننے والے ہوتے جو پیغمبرؑ پر اُتری تھی تو وہ کبھی ہرگز بھی (مومنین کے مقابلہ پر) کافروں کو اپنا دوست یا سرپرست نہ بناتے ۔ مگر (حقیقت یہ ہے کہ) اُن میں کے اکثر لوگ " فاسق " (یعنی) بُرے کاموں کی وجہ سے خدا کی اِطاعت کے دائرے سے باہر نکل چکے ہیں ﴿۸۱﴾

تم یہودیوں اور مُشرکوں کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن پاؤ گے ۔ اور مسلمانوں سے محبّت کرنے میں سب سے زیادہ قریب اُن کو پاؤ گے جو یہ کہتے ہیں کہ " ہم نصرانی یعنی عیسائی ہیں " ۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ اُن میں عبادت کرنے والے عالمؒ اور دُنیا کو ترک کر دینے والے فقیرؒ پائے جاتے ہیں ۔ اور اُن میں تکبّر نہیں ہوتا ﴿۸۲﴾

۸۱ [illegible]

۸۲ [illegible]

[illegible]

www.drhasanrizvi.org

میں نے اس Holy Quran کے بارہ نمبر نسخے کو حرفاً حرفاً خود
پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے
اور زیر، زبر، پیش، جزم، وغیرہ درست ہیں۔

دوران طباعت اگر کوئی زیر، زبر، پیش، جزم،
وغیرہ ٹوٹ جائے تو اس کی کوئی ذمہ داری ہمارے ذمے نہیں ہے۔

حافظ فیض اللہ شاہ سعیدی
منظور شدہ پروف ریڈر

نزولِ قرآن کا مقصد اور عبادت کی حقیقت

- ......"اور ہم نے قُرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟"

(القرآن: سورہ قمر: ۵۴۔۱۷)

- ......"یہ (قرآن) بڑی برکت والی کتاب ہے جس کو ہم نے آپؐ پر اُتارا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں"

(القرآن: سورہ ص: ۳۸۔۲۹)

- ......"تلاوت بغیر تدبّر، غور و فکر کے نہیں ہوتی"

(الحدیث)

- ......"عبادت یہ نہیں کہ تم کثرت سے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھے جاؤ اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے کیے جاؤ۔ بلکہ عبادت یہ ہے کہ اللہ کے کاموں اور آیتوں پر غور و فکر کیا جائے۔"

(الحدیث)

- ......"ایک گھنٹہ غور و فکر کرنا ستر (۷۰) سال عبادت کرنے سے بہتر ہے"

(الحدیث)

میزان فاؤنڈیشن

اِسلامک ریسرچ سینٹر

عائشہ منزل چوک، فیڈرل بی ایریا نمبر ۶ شاہراہِ پاکستان، کراچی

0345-2443358

0315-8200311, 0321-8475550, 0300-4496512

Email: mz.foundation@hotmail.com

کتبہ: سیّد جعفر صادق

Printed by System Graphics Karachi

ایڈیشن: 2012-13